احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

خطبہ نمبر 32

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

213029

CPL 61

منگل 10- اگست 1999ء

منگل 10- اگست 1999ء- 27 ربیع الثانی 1420 ہجری- 10- ظہور 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 179

بیعت اللہ کے لئے ہو

حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا- تین آدمی ایسے ہیں جن سے خدا قیامت کے دن نہ کلام کرے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے- ایک وہ شخص جس کے پاس رستے میں ضرورت سے زائد پانی ہو اور وہ دوسرے مسافر کو نہ دے- دوسرا وہ جس نے کسی امام کی بیعت دنیا کی خاطر کی- اگر امام اس کو حسب خواہش کچھ دے تو وہ وفا کرتا ہے ورنہ بے وفائی کرتا ہے- تیسرا وہ شخص جس نے عصر کے بعد اللہ کی قسم کھا کر مال بیچنے کے لئے کہا کہ مجھے اتنی رقم ملتی تھی (مگر میں نے نہ بیچا) حالانکہ یہ جھوٹ تھا- اور اس کی قسم سن کر کوئی شخص مال خرید لے-

(صحیح بخاری کتاب الاحکام باب من بایع رجلًا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایسے بنو کہ تمہارا صدق وصفا اور سوز و گداز آسمان پر پہنچ جائے

بیعت کے بعد تبدیلی کرنا ضروری ہے اگر ایسا نہ ہو تو بیعت کا کچھ فائدہ نہیں

ایک کروڑ کی عالمی بیعت کے بعد بیعت کی اہمیت اور اسکی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلانے کیلئے سلسلۂ خطبات کا آغاز

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 6- اگست 1999ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(خطبہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن-6-اگست 1999ء- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل لندن میں خطبہ ارشاد فرمایا اور خطبے میں بیعت کی اہمیت اور اس کے نتیجہ میں عائد ہونے والی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی- حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ ایم ٹی اے نے بیت الفضل لندن سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا اور سات زبانوں انگلش، عربی، بنگالی، فرنچ، جرمن، ترکش اور بوسنین میں رواں ترجمہ نشر ہوتا رہا-

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آج سے میں بیعت کے موضوع پر خطبات کا سلسلہ شروع کر رہا ہوں اور یہ فیصلہ پہلے ہی کر لیا تھا کہ راہ خدا میں جان دینے والوں کا تذکرہ مکمل ہونے کے بعد بیعت کے بارے میں خطبات دوں گا اور یہ کیسا عجیب توارد ہے کہ اس سال عالمی بیعت میں ایک کروڑ افراد نے بیعت کی سعادت پائی ہے اور اس کے فوراً بعد بیعت کا ذکر چل پڑا ہے- حضور ایدہ اللہ نے سورہ فتح کی آیات جن میں بیعت رضوان کا ذکر ہے تلاوت فرمائیں اور ان کی تشریح کے طور پر احادیث نبوی بیان فرمائیں- ایک صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ میں نے اقامۃ الصلوٰۃ ادائیگی زکوٰۃ اور ہر کسی کی خیر خواہی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی- ایک اور صحابی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مجھ سے ان شرائط پر بیعت کرو- اللہ تعالیٰ کا شریک نہیں بناؤ گے، چوری، زنا اور بہتان طرازی سے رکے رہو گے اور معروف باتوں میں میری اطاعت کرو گے- ایک حدیث میں ہے کہ حضرت عبادہ بن صامتؓ نے کہا کہ میں نے اس بات پر بیعت کی کہ ہم سنیں گے اور اطاعت کریں گے- اور کسی اہل امر سے جھگڑا نہیں کریں گے- حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس سے یہ مراد نہیں کہ اختلاف نہیں کریں گے- اہم دینی امور میں اختلاف تو ہو سکتا ہے- لیکن شرافت اور ادب کے پہلو کو نہیں چھوڑنا- اور اس معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرنا- ایک اور حدیث میں ہے کہ تین قسم کے لوگ ہیں جن سے اللہ قیامت کے دن نہ کلام کرے گا نہ توجہ کرے گا اور نہ کسی قسم کی مدد کرے گا- حضرت صاحب نے فرمایا یہ سب سے خوفناک سزا ہے جو اللہ قیامت کے دن کسی کو دے گا اول یہ کہ جس کے پاس ضرورت سے زائد پانی ہو اور وہ مسافر کو نہ دے دوسرا یہ دنیاداری کی خاطر امام کی بیعت کرے کہ کوئی چیز دے گا تو بیعت نبھائیں گے ورنہ نہیں- حضرت صاحب نے فرمایا دراصل تو یہ عہد بیعت ہوتا ہی نہیں کرنے سے پہلے ہی ٹوٹ چکا ہوتا ہے- ایک حدیث میں ہے کہ ایک صحابی رسول اللہؐ سے کسی نے پوچھا کہ تم نے حدیبیہ کے روز کس چیز کی بیعت کی انہوں نے جواب دیا- موت کی حضرت صاحب نے فرمایا دراصل یہ خلاصہ ہے بیعت کا- حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالے سے بیعت کی اہمیت اور اس کی ذمہ داریوں کو کھول کر بیان فرمایا- حضور نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ بیعت ہی جان قربان کرنے کی کیا کرتے تھے- حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہم تو امر الٰہی سے بیعت لیتے ہیں- حضرت صاحب نے فرمایا یہ سچے آسمانی امام کی نشانی ہے- حضرت مسیح موعود نے فرمایا بیعت کا مطلب ہے اپنے آپ کو بیچ دینا- حضرت مسیح موعود کے حوالے سے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا حقیقی بیعت دل کی بیعت ہے جب وہ خود بخود مجبور ہو جاتا ہے اگر یہ کیفیت پیدا نہ ہو تو سمجھ لو کہ صدق واخلاص میں کمی ہے- پھر فرمایا- صرف زبان سے بیعت کا اقرار کچھ نہیں جب تک دل کی عزیمت سے عمل نہ ہو- جو میری تعلیم پر عمل کرتا ہے وہ اس چار دیواری میں داخل ہوتا ہے جس کے بارے میں اللہ کا وعدہ ہے کہ جو اس کے اندر ہے میں اسے بچاؤں گا- حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس بارے میں حضرت مسیح موعود کے ایک شعر کا مصرعہ یہ ہے کہ "ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار"

حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ ایسے پاک دل بن جاؤ کہ خدا تمہارے دل میں اتر آئے اور اسے اپنا گھر بنالے- جس گھر میں خدا کے سوا کچھ نہ رہتا ہو اس میں خدا خود رہتا ہے- اس کو دنیا میں کسی تلوار، نیزے کا ڈر نہیں "ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبۂ زار و نزار"

حضرت مسیح موعود کی نصائح کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بیعت کے بعد تبدیلی کرنا ضروری ہے- اگر حالت میں تبدیلی نہ کی جاوے تو کوئی فائدہ نہیں- حقیقت میں وہی بیعت کرتا ہے جو پہلے تعلقات ختم کر کے نئے تعلقات بنالیتا ہے- حضرت مسیح موعود نے فرمایا- میرے ہاتھ پر توبہ کرنا ایک موت کو چاہتا ہے- یہ ایک نئی پیدائش ہے- جس طرح ایک بچہ نئی پیدائش کے وقت معصوم ہوتا ہے- اسی طرح بیعت کے بعد انسان کی کیفیت ہوتی ہے- حضور نے بیعت کے بعد استقامت کی مثال کے طور پر حضرت صاحبزادہ عبداللطیف کے دردناک واقعہ قربانی کا ذکر فرمایا- حضور نے فرمایا جنہوں نے عالمی بیعت میں شمولیت کی ہے وہ خصوصیت سے یہ بات سن لیں کہ بیعت نیک اعمال کا ایک بیج ہے اسکی حفاظت کریں اور اسے ترقی دیں- اور یہ خدا کی مدد کے بغیر ناممکن ہے لہٰذا خدا کی مدد دعاؤں سے حاصل کریں- پوری کوشش کریں اور دعائیں کریں یہ سچے ایمان کی نشانی ہے-

سیکرٹریان تعلیم متوجہ ہوں

○ سیکرٹریان تعلیم کے مفوضہ فرائض میں یہ کام بھی داخل ہے کہ وہ اپنی جماعت کے طلبہ سے ہر وقت رابطہ رکھیں اور ان کے تعلیمی مسائل کا حل تعلیمی کمیٹی کے ذریعہ حل کروائیں جو اسی جماعت کے افراد پر مشتمل ہونا ضروری ہے تاکہ رابطہ اور حل میں آسانی ہو- نیز یہ تحریک بار بار کرنے کی ضرورت ہے کہ کوئی احمدی بچہ اور بچی میٹرک سے قبل تعلیم نہ چھوڑ دیں- نیز نظارت تعلیم کی طرف سے جو بھی تعلیمی اشتہار الفضل میں شائع کروایا جاتا ہے اس کی کاپی برائے ریکارڈ اپنے پاس رکھیں نیز اپنے سینٹرز پر بھی آویزاں کریں تاکہ زیادہ سے زیادہ طلباء و طالبات اس سے فائدہ اٹھاسکیں- اور بر وقت کوشش کر سکیں-

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ کا سالنامہ

○ خدا تعالیٰ کے فضل سے ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ کا سالنامہ شائع ہو چکا ہے اور خریداران و ایجنٹ صاحبان کو ماہ جولائی 99ء کے آخر پر بذریعہ ڈاک بھجوایا جا چکا ہے- براہ کرم اس شمارہ کے حصول کے لئے اپنے ڈاکخانہ سے رابطہ فرمائیں-

(مینجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان- ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مقابلہ مضمون نویسی خدام

○ مقابلہ مضمون نویسی خدام سہ ماہی چہارم کا عنوان "ہمدردی خلق" ہے- جس کے مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ 15- اکتوبر 99ء ہے- خدام سے درخواست ہے کہ کثرت سے اس میں حصہ لیں-

(مہتمم تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

احمدیت خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے اور یہ پودا کبھی ناکام نہیں ہو سکتا

حفاظت مرکز کے سلسلہ میں قادیان اور اس کے نواح میں ہونے والی (راہ خدا میں جانی قربانیوں) کا تذکرہ

آپ کو اس قسم کی بیباک قربانیوں کے واقعات کم کم نظر آئیں گے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ 14- مئی 1999ء بمطابق 14- ہجرت 1378 ھجری شمسی بمقام باد کروئس ناخ جرمنی

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ بقرہ کی آیات 154 تا 155 کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

ان آیات کا ترجمہ یہ ہے اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو صبر کے ساتھ اور نماز کے ساتھ صبر اور نماز کے لئے دعا مانگو- یہ دونوں باتیں اس میں شامل ہیں صبر کے ساتھ خدا تعالیٰ سے مدد طلب کرو اور نماز کے ساتھ خدا تعالیٰ سے مدد طلب کرو- اور صبر کے ساتھ صبر کی مدد طلب کرو اور نماز کے ساتھ نماز کی بھی مدد طلب کرو- (-) یقیناً اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے- (-) اور انہیں جو خدا کی راہ میں مارے جائیں' خدا کے رستے میں مارے جائیں مردے نہ کہا کرو- (-) بلکہ وہ تو زندہ ہیں لیکن تم شعور نہیں رکھتے-

یہ وہ آیات ہیں جیسا کہ ان کے ترجمہ سے ظاہر ہے یہ (قربان ہونے والوں) کے ذکر کے عنوان کے طور پر اختیار کی گئی ہیں- ایک سلسلہ (ان) کے ذکر کا جو ہم نے شروع کر رکھا ہے آج بھی انشاء اللہ اسی سلسلے میں قادیان سے ہجرت سے پہلے جو (جانی قربانیاں) ہوئی تھیں ان کا ذکر چلے گا- حفاظت مرکز کے سلسلے میں قادیان اور اس کے مسلمانوں کے دفاع میں جن کا قصور صرف مسلمان ہونا تھا' جن کا قتل عام کیا جا رہا تھا' ان کے دفاع میں احمدیوں نے ان کو بچانے کی خاطر جو جانیں دی ہیں یہ غیر معمولی عظمت کی (جانی قربانیاں) ہیں اور جیسا کہ ان کا ذکر چلے گا **آپ حیران ہوں گے کس بہادری کے ساتھ موت کو آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھتے ہوئے وہ لوگ آگے بڑھے اور خدا کی راہ میں اپنی جانیں پیش کر دیں-**

پہلا ذکر **جمعدار محمد اشرف صاحب** (-) کا ہے جن کی تاریخ (قربانی) 2- ستمبر 1947ء ہے- مجھے افسوس ہے کہ ہماری تاریخ میں ان لوگوں کے متعلق تفصیلات اکٹھی نہ کی گئیں لیکن اب جو سلسلہ شروع ہوا ہے اس کے نتیجہ میں بہت سے (قربان ہونے والوں) کے پسماندگان خود وہ اطلاعیں بھجوا رہے ہیں جو ہماری تاریخ میں اس وقت محفوظ نہیں ہیں- وہ لکھ رہے ہیں کہ ہم ان کے بچے کتنے تھے' کہاں کہاں گئے' اللہ تعالیٰ نے ان سے کیا سلوک کیا' دشمنوں سے کیا سلوک کیا وغیرہ وغیرہ- غرضیکہ اس مبارک سلسلے کے نتیجہ میں ایک اور سلسلہ معلومات کا اکٹھا ہونا شروع ہو گیا ہے جس کے نتیجہ میں ہماری تاریخ اور زیادہ سنورتی ہوئی دکھائی دے رہی ہے-

جمعدار محمد اشرف صاحب کے متعلق تاریخ احمدیت میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے روزنامچے کے حوالے سے یہ درج ہے کہ 2- ستمبر 1947ء کو مسلمانوں کے گاؤں سٹھیالی پر جہاں خود حفاظتی کے خیال سے علاقے کے اور کئی مسلمان دیہات بھی جمع تھے' بہت بڑا گاؤں تھا سٹھیالی' مسلمانوں کا اور وہاں ارد گرد کے دیہات کے مسلمان بھی پناہ کے لئے اکٹھے ہو گئے تھے وہاں سکھوں کے حملے کا آغاز ہوا اور اس حملہ کے دوران جمعدار محمد اشرف صاحب ان مسلمانوں کی حفاظت کے لئے سٹھیالی بھجوائے گئے تھے- وہاں برین گن کے فائر سے (وفات پا گئے)- جمعدار صاحب مرحوم احمدیہ کمپنی 8/15 پنجاب رجمنٹ سے جنوری 1947ء میں فارغ ہوئے تھے اور قادیان تشریف لے آئے تھے- 25- اگست 1947ء کو آپ نے حفاظت مرکز کے لئے اپنی خدمات پیش کیں- 26- اگست کو جناب کیپٹن شیر ولی صاحب کے حکم سے صوبیدار عبد المنان صاحب دہلوی' عبد السلام صاحب سیالکوٹی' حوالدار میجر محمد یوسف صاحب گجراتی' محمد اقبال صاحب اور عبد القادر صاحب کھارے والے' غلام رسول صاحب سیالکوٹی' فضل احمد صاحب اور عبد الغفار صاحب ان کے ہمراہ یہ سٹھیالی پہنچے جہاں سکھوں نے رائفل' سٹین گن' برین گن اور گرینیڈ کا بے دریغ استعمال کیا- جمعدار محمد اشرف صاحب اور صوبیدار عبد المنان صاحب دہلوی اور محمود احمد صاحب عارف تینوں بڑی بہادری اور جرأت سے دفاع کر رہے تھے کہ یکایک برین گن کا برسٹ جمعدار محمد اشرف صاحب کے ماتھے پر لگا اور وہ موقع پر ہی (قربان) ہو گئے- اناللہ.....

دوسری (جانی قربانی) جس کا ذکر تاریخ میں ملتا ہے وہ **میاں علم الدین صاحب** کی ہے- تاریخ (قربانی) 6- ستمبر 1947- آپ کی پیدائش غالباً 1898ء کی ہے- ننگل باغبان نزد قادیان میں کچھ عرصہ سکونت پذیر رہے- پھر 1932ء میں قادیان منتقل ہو گئے- اولاً حلقہ بیت مبارک اور پھر حلقہ بیت فضل میں سکونت اختیار کی- آپ کو دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا- ہر سال اس سلسلے میں گرمیوں کے موسم میں دریائے بیاس کے پاس اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کو ضرور ملنے جایا کرتے تھے- آپ کی (-) بدولت ان میں سے بعض کو قبول احمدیت کی توفیق ملی- آپ مولانا جلال الدین صاحب قمر کے والد تھے-

واقعہ (قربانی) یوں بیان ہوا ہے کہ قادیان پر جب پولیس اور فوج کی مدد سے جتھوں نے حملے شروع کئے تو فوج قادیان پر کرفیو لگا دیتی تھی اور اہل قادیان کو قانونی زنجیروں میں جکڑ کر غیر مسلم جتھوں کو کھلا چھوڑ دیتی تھی کہ وہ من مانی کریں لیکن اس کے باوجود غیر مسلم جتھوں کو احمدیوں کا مقابلہ کرنے کی جرأت نہ ہوتی تھی- کچھ تو ویسے ہی **اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ رعب کے ذریعے سے مدد دی جائے گی- اصل وجہ تو یہی ہے جو وعدہ ہم نے بارہا پورا ہوتے دیکھا ہے** لیکن اس مدد دینے کے تعلق میں غیروں کا جھوٹ بھی شامل ہو جایا کرتا تھا جو ان کے خلاف کام کرتا تھا- اس قدر کثرت سے انہوں نے قادیان کے اسلحہ سے متعلق مشہور کر رکھا تھا کہ سکھ باوجود جتھوں کے' باوجود اس کے کہ فوج اور پولیس کی اعانت ان کو حاصل ہوتی تھی جب بھی لڑتے تھے اور ذرا ان کو خطرہ ہو کہ قادیان سے اسلحہ نکل کے ان پر جوابی حملہ ہونے والا ہے تو ڈر کر بھاگ جایا کرتے تھے- مگر اس دوران جبکہ لڑائی ہو رہی ہوتی تھی اس وقت ان کو یقیناً موقع مل جاتا تھا احمدیوں کو (راہ خدا میں قربان) کرنے اور بعض غیر احمدی مسلمانوں کو شہید کرنے کا-

یہ جو واقعہ میں بیان کر رہا ہوں یہ غالباً 6- ستمبر 1947ء کو جب قادیان پر ایک بہت بڑا حملہ ہوا ہے اس وقت پیش آیا- اس حملے کا زور زیادہ تر حلقہ (بیت) فضل پر پڑا تھا- مستورات اور بچوں کو محفوظ مقامات پر پہنچا دیا گیا تھا- یعنی احمدی والنٹیئر جو خدمت کر

روزنامہ الفضل ربوہ- پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد- مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ- مقام اشاعت دار النصر غربی ربوہ- قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رہے تھے جنہوں نے ہر قسم کا خطرہ مول لے کر تمام مستورات اور بچوں کو وہاں سے نکال لیا تھا۔ مولانا جلال الدین صاحب قمر بیان کرتے ہیں کہ میرے والد صاحب اپنے گھر کے بالاخانے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اس گھر کے سامنے ایک منزلہ کچے مکانات تھے۔ ایک سکھ پولیس مین ان گھروں کی چھتوں پر چڑھ آیا۔ بالاخانے کی کھڑکی اس طرف کھلتی تھی۔ قانون کے اس محافظ کی نظر میرے والد پر پڑی۔ غالباً وہ اپنے افکار میں مگن تھے اور ان کی نظر پولیس مین پر نہیں پڑی۔ اس پولیس مین نے اچانک گولی چلادی اور انہوں نے اپنے خون میں لت پت تڑپ تڑپ کر جان دے دی۔ اناللہ..... آپ کی (جانی قربانی) کا منظر ایک دوسرے بالاخانے میں بیٹھے ہوئے ایک احمدی دوست دیکھ رہے تھے جن میں چوہدری محمد حسین صاحب کلرک نظامت جائیداد بھی تھے۔ موجود احمدیوں نے نماز جنازہ پڑھ کر تن کے کپڑوں میں ان کو دفنا دیا۔

اس سلسلے میں میں ضمناً ذکر کر دینا چاہتا ہوں کہ جو لوگ اپنے اپنے گھروں میں بیٹھے ہوئے تھے باوجود اس کے کہ خطرہ بہت سخت تھا وہ حضرت خلیفة المسیح الثانی کے حکم کی بناء پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اس لئے خواہ انہوں نے مقابلے میں حصہ لیا ہو یا نہ لیا ہو بڑی دلیری کے ساتھ اس خیال سے کہ قادیان کا یہ تاثر نہ پڑے کہ قادیان کے باشندے اپنے مکان چھوڑ کر بھاگ رہے ہیں جس کے نتیجہ میں بہت بڑا ریلا قادیان کے اوپر آسکتا تھا۔ اس خطرے کو دور کرنے کی خاطر حضرت مصلح موعود (-) نے حکم دیا تھا کہ ہر احمدی اپنے مکان پر پہرہ دے۔ صرف وہ اپنے مکان سے باہر جائیں جن کو باقاعدہ نظام جماعت کے تحت کسی مصلحت کے پیش نظر نکالا جائے خصوصاً ان میں عورتیں اور بچے شامل ہوا کرتے تھے۔ اس لئے ان اکیلے اکیلے لوگوں کا اپنے گھروں میں بیٹھے رہنا یقیناً ایک بہت عظیم (قربانی) ہے کیونکہ سلسلے کے وقار کی خاطر انہوں نے اپنی جان کا خطرہ مول لیا ہوا تھا۔

ایک اور بزرگ **سید محبوب عالم صاحب بہاری** کی (جانی قربانی) کا واقعہ بھی یوں درج ہے کہ 19۔ ستمبر 1947ء کو سید محبوب عالم صاحب بہاری جن کا خاندان اس وقت انگلستان میں اور ہر جگہ اور بھی ہو گا لیکن انگلستان میں خصوصیت کے ساتھ ان کی اولاد بس رہی ہے۔ سید صاحب ایک نیک اور بہت بے نفس بزرگ تھے۔ 19۔ ستمبر 1947ء کی صبح کو نماز کے بعد ریلوے لائن کے ساتھ سیر کے لئے گئے۔ اب بہادری دیکھیں باوجود اس کے کہ حالات بے انتہا خراب تھے، گھر میں ٹھہرنے کا حکم تھا مگر بزدلی کے ساتھ نہیں ٹھہرے۔ جو سیر کا دستور تھا اس کو جاری رکھا اور ریلوے لائن کے ساتھ باقاعدہ صبح سیر پہ جایا کرتے تھے لیکن ڈی۔بی سکول قادیان کے قریب موضع رام پور کے بالمقابل کسی نے انہیں گولی کا نشانہ بنایا۔ شروع میں تو انہیں لاپتہ تصور کیا جاتا رہا لیکن وہ جو احمدی والنٹیئرز کے دستے جایا کرتے تھے اس مکان میں ان کو موجود نہیں دیکھا تھا۔ اس مکان میں ان کو نہ پا کر یہی سمجھتے رہے کہ لاپتہ ہیں۔ شاید کسی اور کے مکان میں چلے گئے ہوں مگر اس واقعہ کے تین دن کے بعد ایک مسلمان دیہاتی نے جو پناہ گزین کے طور پر باہر سے آیا ہوا تھا سید صاحب کے داماد سید صادق حسین صاحب کو بتایا کہ میں نے اس حلیہ کے ایک مسلمان کی لاش جس کے گلے میں نیلا کرتہ تھا اور یہ نیلا کرتہ انہوں نے ہی پہنا ہوا تھا ریلوے لائن کے قریب پڑی ہوئی دیکھی تھی۔ اناللہ.... پس ان کی نعش کا تین دن بعد پتہ چلا اور ان کو دفنانے کا بھی کوئی انتظام نہ ہو سکا۔

شمسہ سفیر صاحبہ لندن سے بیان کرتی ہیں کہ میرے نانا جان سید محبوب عالم صاحب اور ان کے بھائی سید محمود عالم صاحب جب انہوں نے احمدیت کا پیغام سنا تو بہار سے پیدل چل کر قادیان آئے تھے۔ یہ جو واقعہ ہے اس کا میں نے دوبارہ انگلستان سے پتہ کروایا ہے کیونکہ جہاں تک جماعت کی تاریخ محفوظ ہے میں نے اصل رجسٹر پڑھے ہیں جن میں ابتدائی احمدیوں کے '(رفقاء) کے بڑے عظیم الشان واقعات درج ہیں۔ کس طرح انہوں نے غیر معمولی قربانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے قادیان آکر حضرت مسیح موعود (-) کی بیعت کی۔ مجھے یہ خیال تھا کہ غالباً سید محبوب عالم صاحب بھی انہیں میں سے ہیں۔ چنانچہ انگلستان سے جب تصدیق کروائی گئی تو شمسہ سفیر صاحبہ نے یہ تصدیق بھیجی ہے کہ اولاد میں صرف ایک ہی بیٹی تھی جو میری والدہ تھیں اور ان کا نام سلمٰی تھا۔ پندرہ برس کی عمر میں ان کی شادی سید صادق علی صاحب سے ہوئی تھی۔

قادیان پیدل آنے کے متعلق لکھتی ہیں کہ **جب انہوں نے بہار میں احمدیت کا پیغام سنا تو بہار سے پیدل چل کر قادیان آئے اور ان کے پاؤں سوج گئے تھے۔** غریب خاندان تھا' سفر خرچ نہیں تھا۔ یہ مختصر سی بات انہوں نے لکھی ہے۔ جو رجسٹر کا حوالہ میں نے دیا ہے جس کی تفصیل انشاءاللہ جلسہ سالانہ پر میں سناؤں گا۔ وہ بہت ہی عظیم الشان واقعہ ہے حیرت انگیز قربانی ہے۔ بہار سے چل کر پیدل ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ ننگے پاؤں' زخمی پاؤں جو ہر روز سوج جایا کرتے تھے زخموں سے' اس کے باوجود حضرت مسیح موعود (-) کا پیغام سنا تھا صرف آنکھوں دیکھنا تھا اس حالت میں یہ قادیان آئے تھے۔ پس ان کی (جانی قربانی) ایک عظیم واقعہ ہے جس کو کبھی نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ جیسے بہادر پہلے تھے ویسے ہی (قربانی) کے دوران بھی بہادر ہی ثابت ہوئے۔

ایک (جانی قربانی) **مکرم سلطان عالم صاحب** کی تاریخ میں درج ہے۔ عزیز سلطان عالم صاحب 26۔ نومبر 1922ء کو پیدا ہوئے۔ 1938ء میں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے درجہ اول میں میٹرک پاس کیا۔ اس عرصہ میں تحریک جدید بورڈنگ ہاؤس میں داخل رہے۔ اس چھوٹی سی عمر میں ہی باقاعدہ تہجد گزار تھے۔ بعد ازاں گجرات سے امتیاز کے ساتھ ایف۔اے پاس کیا اور سی ایم اے کے مقابلہ کے امتحان میں کامیاب ہو کر ملازم ہو گئے۔ 1942ء میں وصیت کی پھر حضرت خلیفة المسیح الثانی کے حکم پر اپنی جائیداد وقف کر دی۔ جون 1947ء میں آپ کو مہمان خانے میں معاون ناظر ضیافت کے طور پر تعینات کیا گیا۔ یہ چونکہ وقف کر کے آگئے تھے اور قادیان میں معاون ناظر ضیافت کے طور پر ان کی تقرری ہوئی تھی جو انہوں نے بڑی جانفشانی سے ادا کی۔

19۔ ستمبر 1947ء کی ایک چٹھی میں' جو 25 ستمبر کو گولیکی پہنچی' مرحوم نے یہ لکھا

"حضور کا حکم ہے کہ عورتوں اور بچوں کو بھیج دو اور خوب ڈٹ کر مقابلہ کرو۔ ہم تو حضور کے حکم کے مطابق خون کا آخری قطرہ بہانے کے لئے یہاں بیٹھے ہیں۔"

واقعہ قربانی 4۔ اکتوبر 1947ء کو کرفیو اٹھنے کے بعد جب بعض بیرونی محلوں میں رہنے والے احمدی اپنے مکانوں کی دیکھ بھال کے لئے باہر جانے لگے تو بڑے بازار کے اختتام پر جو ریتی چھلہ سے ملتا ہے عین دن دہاڑے بر سر بازار سات احمدیوں کو گولی کا نشانہ بنایا گیا۔ ان میں میاں سلطان عالم صاحب بی۔اے نائب ناظر ضیافت بھی تھے اور جب بعض لوگ (وفات پانے) والے احمدیوں کی لاشوں کو اٹھانے کے لئے آگے بڑھے تو ان کو بھی گولیوں کا نشانہ بنایا گیا۔

اب اس (قربان ہونے والے) کے مزید تعارف کے طور پر میں بیان کر رہا ہوں کہ یہ (-) مکرم پیر عالم صاحب واقف زندگی کے حقیقی بھائی تھے۔ پیر عالم صاحب میرے دفتر میں' پرائیویٹ سیکرٹری کے دفتر میں' ہمہ وقت خدمت کے لئے تیار رہتے ہیں۔ رات بارہ بجے یا ایک بجے تک ہماری بعض علمی مجالس رہی ہیں بعض دفعہ دو بجے تک' سب لوگ چھٹی کر جاتے تھے مگر پیر صاحب نے کبھی چھٹی نہیں کی۔ صبح ہمارے مختلف کارکنوں کے آنے سے پہلے میں اپنے دفتر پہنچ جاتا ہوں اور کبھی بھی ایسا نہیں ہوا کہ میں پہنچا ہوں اور پیر صاحب موجود نہ ہوں۔ **اللہ کے فضل سے ان کا بھائی تو (جانی قربانی) کا رتبہ پا گیا لیکن پیر صاحب نے بھی جیتے جی وقف کا حق ادا کر کے اللہ کے حضور یقیناً بہت رتبے پائے ہیں۔**

نور ہسپتال کے قریب جس گڑھے میں آپ کو دفن کیا گیا وہاں اب کتبہ بھی نصب کر دیا گیا ہے۔ نور ہسپتال کے قریب یہ جو (راہ خدا میں قربان) ہوئے تھے ان کو بعد میں موقع پا کر جتنے بھی (قربان ہوئے) تھے اکٹھا ایک گڑھا بنا کر اس میں دفن کیا گیا تھا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں کتبہ نصب کر دیا گیا ہے۔ میں اس لئے بتا رہا ہوں کہ قادیان جانے والے جائیں تو وہاں بھی دعا کے لئے جایا کریں (قربان ہونے والے) نے بوڑھے والدین' نوجوان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیوہ بنت ڈاکٹر عمر دین صاحب افریقی ساکن گجرات اور دو بیٹے خلیل احمد اور نعیم احمد بطور پسماندگان چھوڑے ہیں۔

اب ایک اور (قربانی) کا ذکر کرتا ہوں جو **مکرم مرزا احمد شفیع صاحب** (جانی قربانی) 14۔ اکتوبر 1947ء کی ہے۔ جن کا بیٹا یہاں جرمنی میں ہے مرزا مسیح احمد صاحب' ان کو آپ اکثر لوگ جانتے ہوں گے۔ مرزا احمد شفیع صاحب' مرزا محمد شفیع صاحب کے صاحبزادے تھے۔ 1913ء میں پیدا ہوئے۔ آپ نے اعلیٰ نمبروں سے میٹرک پاس کیا۔ ایف اے اور بی اے میں ڈبل میتھ لے کر اعلیٰ نمبروں میں ڈگری حاصل کی۔ (قربانی) کے وقت آپ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں بطور استاد کے اپنے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ سلسلہ کی خدمت کو اپنا شعار بنایا۔ نماز باجماعت اور خدام الاحمدیہ کے کاموں میں بہت دلچسپی لیتے تھے۔ ہر قسم کے چندوں اور خصوصاً تحریک جدید میں ہر سال اضافے کے ساتھ حصہ لیا کرتے تھے۔ اپنی زندگی کے آخری لمحات تک اپنے فرائض کو نہایت احسن طور پر نبھاتے رہے۔

اب میں ان کے خاندان کا تعارف کرواتا ہوں۔ ان کے والد حضرت مرزا محمد شفیع صاحب (۔) محاسب صدر انجمن احمدیہ تھے۔ میرے بچپن سے پارٹیشن تک مجھے ان کا ہمیشہ دیکھنا یاد ہے۔ بہت ہی مستعد کارکن تھے اور ہمیشہ اعلیٰ درجہ کی صلاحیتوں کا نمونہ دکھاتے ہوئے محاسبہ کا کام کیا ہے۔ ان کا مزید تعارف یہ ہے کہ حضرت میر محمد اسماعیل صاحب (۔) کے خسر تھے۔ یعنی حضرت مرزا محمد شفیع صاحب' حضرت میر محمد اسماعیل صاحب (۔) کے خسر تھے۔ اور انہی کی بیٹی سے آگے حضرت میر محمد اسماعیل صاحب (۔) کی ساری نسل جاری ہوئی ہے۔ جو دوسری بیگم تھیں ان کو اچھی اماں کہا کرتے تھے ان سے کوئی اولاد نہیں تھی لیکن وہ ان کی اولاد سے بھی ماں کی طرح محبت کرتی تھیں بلکہ بعض ان کے بچے انہی کے پاس پلے ہیں۔ حضرت چھوٹی آپا یعنی ام متین کے یہ حقیقی بھائی تھے' مرزا شفیع احمد صاحب۔ مرزا شفیع احمد صاحب کی بیوہ امتہ الرحمٰن صاحبہ ربوہ میں ہوتی ہیں جن کے ساتھ ان کی بیٹی امتہ الباسط رہتی ہیں۔ ان کی ایک بیٹی لندن میں ہیں جن کے بچے آگے پھر خدمت دین کی توفیق پا رہے ہیں۔ فضل اور شیلا دو نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں جنہوں نے جماعت کی علمی خدمات میں بھرپور حصہ لیا ہے اور جو بھی ریسرچ کے کام میں ان کے سپرد کرتا ہوں بڑی تندہی سے ادا کرتے ہیں۔ انگلستان کی جماعت میں یہ دو نام کافی مشہور ہیں۔ ان کے بیٹے مرزا مسیح احمد جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے یہاں جرمنی میں ہیں اور کافی لمبے عرصہ سے صاحب فراش ہیں اور بڑی ہمت سے بیماری کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ ان کی بیگم بھی ان کی بہت خدمت کر رہی ہیں۔ آپ سب کو میں ان سب کے لئے دعا کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔

اب کئی (قربانیوں) کا ذکر جو **فیض محمد صاحب' زہرہ بی بی صاحبہ' عبدالجبار صاحب اور فیض محمد صاحب کی چار سالہ بچی کی** (۔) ہیں۔ اب ان کا ذکر میں کرتا ہوں۔ مکرم ٹھیکیدار عبدالرزاق بیان کرتے ہیں کہ "فیض محمد صاحب سری گوبند پورہ کے رہنے والے تھے۔ آپ کے والد کا نام نبی بخش تھا۔ معمار کا کام کیا کرتے تھے۔ آپ کی (قربانی) سے ایک رات قبل قادیان پر انڈین آرمی نے بہت زبردست فائرنگ کی اور صبح فجر کے بعد سکھ جتھے نے حملہ کر دیا۔" اس طرح ہندوستانی فوج پہلے سکھ جتھوں کے لئے رستہ تیار کیا کرتی تھی پھر اس کے عقب میں جتھے حملہ آور ہو جایا کرتے تھے۔ کہتے ہیں "ہم تو وہاں سے ہجرت کر کے بورڈنگ میں منتقل ہو گئے تھے مگر فیض محمد صاحب نے اہل خانہ سمیت اپنا مکان نہ چھوڑا اور وہیں مقیم رہے۔"

اب یہ بھی وہی روح ہے۔ **چونکہ امام کا حکم تھا اپنے مکانوں پہ قائم رہو اس لئے یقینی طور پر حملے کی خبر پانے کے باوجود یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے مکان میں ڈٹے رہے۔** "جس وقت ہمارے مکان پر حملہ ہوا تو ہم گھر کے عقبی دروازے سے سو کے قریب افراد نکل کر بورڈنگ جا چکے تھے۔" یعنی یہ بیان دے رہے ہیں ٹھیکیدار عبدالرزاق صاحب کہ ہم جا چکے تھے' یہ بعد میں (قربان) ہوئے۔ کہتے ہیں "پنڈت محمد عبداللہ صاحب نے اطلاع دی کہ **فیض محمد صاحب' ان کی اہلیہ زہرہ بی بی' ان کے جواں سال بیٹے عبدالجبار صاحب اور ایک چار سالہ بچی کو سکھوں نے تلواروں اور برچھیوں سے (قربان) کر دیا۔ اناللہ.....**

ایک (قربانی) **ملک حمید علی صاحب** کی بھی مذکور ہے۔ یہ تاریخ میں درج ہے مگر اس کی تفاصیل موجود نہیں ہیں۔ اس خطبے کے سلسلے کا ایک یہ بھی فائدہ پہنچ رہا ہے اور پہنچے گا کہ اب جو بھی ان کے عزیز سنیں گے وہ انشاءاللہ ان کے متعلق تفصیلی معلومات مزید مہیا کر دیں گے۔ ملک حمید صاحب کے متعلق جو کچھ معلوم ہے وہ یہ ہے کہ مکرم ملک بشیر احمد صاحب کنجاہی کے فرزند اور جناب ملک غلام فرید صاحب (۔) ایم۔ اے کے رشتہ میں بھتیجے تھے۔ آپ کو ملٹری نے پکڑا اور ہائی سکول قادیان کے پیچھے لے جا کر گولی مار کے (راہ مولا میں قربان) کر دیا۔

ایک (قربان ہونے والے) کا نام **ماسٹر عبدالعزیز** ہے ان کے متعلق بھی تفصیلات معلوم نہیں ہو سکیں۔ لیکن جو معلوم ہیں مختصر سی وہ میں بیان کر دیتا ہوں۔ آپ ننگل باغبان متصل قادیان کے رہنے والے تھے لاہور سے واپس آ رہے تھے قادیان نہیں پہنچ سکے۔ یہ لاہور سے اسی غرض سے واپس آ رہے تھے کہ حضرت مصلح موعود کا حکم تھا کہ قادیان والے قادیان نہ چھوڑیں۔ یہ باوجود اس کے کہ باہر محفوظ جگہ پہنچ چکے تھے پھر بھی قادیان واپسی کا فیصلہ کیا ہوا تھا۔ ان کے متعلق یقینی طور پر پتہ نہیں چل سکا کہ کیسے (قربان) ہوئے مگر جب کچھ عرصہ غائب رہے تو روایت یہ بیان کی جاتی ہے کہ بٹالہ میں ان کو (قربان) کیا گیا۔ ماسٹر عبدالعزیز صاحب کسی وقت مدرسہ احمدیہ میں مدرس بھی رہے ہیں۔

اب دو ایسی (جانی قربانیاں) ہیں جن کا ذکر خصوصی طور پر حضرت مصلح موعود نے اپنے مضمون **"قادیان کی خونریز جنگ"** میں کیا ہے۔ حضرت مصلح موعود نے ان الفاظ میں یہ ذکر کیا کہ قادیان کے مرکزی حصے پر جو حملہ ہوا اس میں ایک شاندار واقعہ ہوا۔ بہت سے واقعات میں اس واقعہ کو خصوصیت کے ساتھ حضرت مصلح موعود نے ایک شاندار واقعہ بیان کیا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ وہ قرون اولیٰ کی قربانیوں کی یاد دلاتا ہے۔ "جب حملہ کرتے وقت پولیس اور سکھ شہر کے اندر گھس آئے اور شہر کے مغربی حصے کے لوگوں کو مار پیٹ کر خالی کرانا چاہا اور وہ لوگ مشرقی حصے میں منتقل ہو گئے تو معلوم ہوا کہ گلی کے پار ایک گھر میں چالیس عورتیں جمع تھیں وہ وہیں رہ گئی ہیں۔" ہمارے مغرب میں قادیان میں ہندوؤں کے محلے تھے اور وہیں احمدی بھی پہلے آباد ہوا کرتے تھے۔ تو جب یہ خطرہ ہوا تو احمدیوں کو محفوظ جگہ پہنچانے کا وقت کسی طرح نہ مل سکا اور وہیں بعض گھروں میں وہ اکٹھے ہو گئے اور حسب توفیق والنٹیئر ان کو لے کے آتے رہے۔ یہ پس منظر ہے جس میں یہ واقعہ ہوا ہے۔

چنانچہ حضرت مصلح موعود لکھتے ہیں شہر کے مغربی حصے کے لوگوں کو مار پیٹ کر جگہ خالی کروانی شروع کی یعنی پہلے فوجیوں نے اور پولیس نے یہ کام شروع کیا اور وہ لوگ جو مشرقی حصے میں منتقل ہو گئے تھے یعنی مغربی حصے سے جو احمدیوں والا حصہ تھا مشرقی اس میں منتقل ہو گئے اس وقت معلوم ہوا کہ گلی کے پار ایک گھر میں چالیس عورتیں جمع تھیں وہ وہیں رہ گئی ہیں۔ "بعض افسران ان کو نکلوانے کے لئے گلی کے سرے پر جو مکان تھا وہاں پہنچے اور ان کے نکالنے کے لئے دو نوجوانوں کو بھیجا۔" وہاں پھٹے لگا کر ایک عارضی پل بنا لیا جایا کرتا تھا تو پھٹوں پر سے یہ گزر کر گئے ہیں' یہ نوجوان جس وقت گلی پار کرنے لگے تو سامنے کی چھتوں سے پولیس نے ان پر بے تحاشہ گولیاں چلا دیں اور وہ لوگ واپس گھر میں آنے پر مجبور ہو گئے۔ تب لکڑی کے تختے منگوا کر' یہ غالباً لکڑی کے تختے منگوائے گئے ہیں پہلے نیچے سے جانے کی کوشش کی ہو گی عام گلی میں سے لیکن وہاں وہ عین لوگوں کے نشانے میں تھے اور خطرہ تھا کہ شاید کوئی بھی بچ نہیں سکے گا۔ اس لئے اس کے بعد جو ترکیب سوجھی کسی کو کہ لکڑی کے پھٹے لگائے جائیں اور بہت تیزی سے چھلانگ لگا کر ان پھٹوں پر سے گزر جائیں۔

دو نوجوان اس کام کے لئے گئے تھے یعنی دو نوجوانوں نے پیش کیا کہ ہمیں بھیجیں پھٹوں کے اوپر سے ہم انشاءاللہ جا کر احمدی خواتین کو نکال لائیں گے۔ ان میں ایک **غلام محمد صاحب ولد مستری غلام قادر صاحب سیالکوٹی تھے اور دوسرے عبدالحق نام قادیان کے تھے** جو احمدیت کی طرف مائل تو تھے اور احمدی مجاہدین

کے ساتھ خدمت میں بھی بھرپور حصہ لے رہے تھے مگر ابھی جماعت میں شامل نہیں تھے۔

یہ دونوں نوجوان برستی گولیوں میں سے چھٹے پر سے کودتے ہوئے اس مکان میں چلے گئے جہاں چالیس عورتیں موجود تھیں۔ انہوں نے ایک ایک عورت کو کندھے پر اٹھا کر تختے پر ڈالنا شروع کیا اور مشرقی مکان والوں نے انہیں کھینچ کر اپنی طرف لانا شروع کیا۔

جب وہ اپنے خیال میں سب عورتوں کو نکال چکے اور خود واپس آ گئے اور محفوظ تھے تو معلوم ہوا کہ انتالیس عورتیں آئی ہیں اور ایک نہیں آئی حالانکہ یہ یقینی خبر تھی کہ چالیس عورتیں ہیں۔ ایک بڑھیا عورت جو گولیوں کے ڈر کے مارے ایک کونے میں چھپی ہوئی تھیں وہ وہیں رہ گئی۔ اب ایسے موقع پر انسان کہہ سکتا ہے کہ انتالیس آ گئی ہیں ٹھیک ہے۔ اب اپنے جوانوں کو خطرے میں کیوں ڈالیں بڑھیا عورت ہے ویسے ہی مرنے کے قریب ہے اس کو وہیں چھوڑ دیں۔ **مگر وہ وقت ایسا تھا جبکہ احمدی مجاہدین ہر قربانی کے لئے تیار رہتے تھے۔** چنانچہ اس وقت ان دونوں نوجوانوں نے اپنے آپ کو پیش کیا۔ غلام محمد صاحب ولد میاں غلام قادر صاحب سیالکوٹی اور اسی طرح ان کے علاوہ عبدالحق صاحب یہ دو تھے جنہوں نے کہا کہ ہم جاتے ہیں فکر نہ کریں۔

چنانچہ غلام محمد صاحب ولد میاں غلام قادر صاحب جب یہ دوڑے ہیں تختے پر سے اس طرف سے بڑھیا کو ڈھونڈنے کے لئے تو جاتے ہوئے سامنے سے ان کے پیٹ میں گولی لگی اور بہت گہرا زخم آیا' انتڑیوں کو چیرتی ہوئی نکل گئی۔ لیکن بڑے ہمت والے' بڑے مضبوط جوان تھے۔ انہوں نے ایک ہاتھ سے اپنے پیٹ کو سنبھالا اور پھر بھی جا کر اس بڑھیا کو نکالنے کی کوشش کرنے کیلئے اندر چلے گئے۔ لیکن توفیق نہ مل سکی اور وہاں دروازے پر دوسری طرف اسی کمرے میں گر گئے۔ اس پر وہ جو غیر احمدی دوست تھے عبدالحق صاحب انہوں نے کہا اب میں جاتا ہوں چنانچہ وہ بھی گئے اور انہوں نے بڑھیا کو نکال لیا اور جب وہ واپس آنے لگے تھے تو ان کی پیٹھ پہ گولی لگی اور وہ بھی (راہ مولا میں قربان) ہو گئے۔

ان دو واقعات میں ایک ایسی عجیب بات بھی مضمر ہے جس سے قبولیت دعا کا بھی پتہ چلتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ کس طرح باریک باریک اشاروں سے اللہ تعالیٰ بتاتا ہے کہ میں اپنے بندوں کی دلی آرزوؤں کو پوری کیا کرتا ہوں۔ وہ واقعہ یہ ہے کہ ہسپتال تو نہیں تھا جس جگہ بھی انہیں لے جایا گیا تھا وہاں عارضی طور پر طبی امداد مہیا کی گئی تھی لیکن چونکہ اندر کا زخم بہت زیادہ گہرا تھا اور ناقابل علاج تھا اس لئے ان کے بچنے کا کوئی سوال نہیں تھا۔ مگر آخر وقت تک ہوش قائم رہی۔ اس وقت انہوں نے جو عیادت کے لئے پاس بیٹھے ہوئے تھے ان کو بتایا کہ **مجھے (-) احمدیت پر پکا یقین ہے۔ تم گواہ رہو کہ میں اپنے ایمان پر قائم رہتے ہوئے جان دے رہا ہوں۔** یہ واقعات بھی ایسے ہیں جو (دین) کی عظیم پرانی تاریخ کو زندہ کرنے والے اور اس کو دکھانے والے واقعات ہیں۔ صحابہ مرتے وقت دوسروں کو گواہ کر دیا کرتے تھے گواہ رہو کہ ہم اسی دین پر جان دے رہے ہیں۔

پھر انہوں نے ایک اور بات بیان کی۔ کہتے ہیں میں اپنے گھر سے اس لئے نکلا تھا کہ میں (دین) کے لئے جان دوں گا۔ آپ لوگ گواہ رہیں کہ میں نے اس مقصد کے لئے جان دے دی۔ جب میں گھر سے چلا تھا تو میری ماں نے نصیحت کی تھی کہ بیٹا دیکھنا پیٹھ نہ دکھانا۔ اب اس بات میں بہت گہرا یہ راز مضمر ہے جو شاید ویسے ذہنوں میں نہ ابھرے کہ ان کو سامنے گولی لگی ہے پیٹھ پیچھے نہیں لگی اور جو غیر احمدی تھے ان کو پیٹھ پیچھے گولی لگی۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہ فرق کر کے دکھا دیا کہ **ایک کی ماں کی دعا تھی سامنے سے مار کھانا' پیٹھ نہ دکھانا۔ واقعتہً اس نے پیٹھ نہ دکھائی۔** یہ وہ پہلو ہیں جوان کی (قربانی) کو بہت ہی عظیم کر کے دکھا رہے ہیں اور پھر انہوں نے اپنی ماں کے نام یہ پیغام بھیجا کہ **میری ماں سے کہہ دو کہ تمہارے بیٹے نے تمہاری وصیت پوری کر دی ہے اور یہ پیغام دے کر انہوں نے جان دے دی۔** "قادیان کی خونریز جنگ" بحوالہ تاریخ احمدیت یہ واقعہ درج ہے۔

اب ایک واقعہ **محمد رمضان' عالم بی بی' چراغ دین' جان بی بی' منور احمد وغیرہ** (قربان ہونے والوں) کا میں بیان کرتا ہوں۔ ٹھیکیدار ولی محمد صاحب جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ابھی زندہ ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد محترم محمد رمضان صاحب کا خاندان موضع کھارا نزد قادیان کا رہائشی تھا۔ ان کا خاندانی پیشہ زمینداری تھا۔ پہلے ان کا خاندان کسی پیر کا مرید تھا۔ خدا کے فضل سے 36ء یا 37ء میں سب خاندان احمدی ہو گیا۔ مکرم محمد رمضان صاحب اور مکرم چراغ دین صاحب جو دونوں بھائی مخلص احمدی تھے' دیانت میں اتنے مشہور تھے کہ جب غدر کے وقت حالات خراب ہوئے تو اکثر لوگ اپنی امانتیں محمد رمضان کے پاس آ کر جمع کرایا کرتے تھے۔ ان کو یقین تھا کہ یہاں ان کا مال محفوظ رہے گا۔

جب ہندو تاجر کھارا کے علاقہ میں آ کر آباد ہونا شروع ہوئے تو انہوں نے گورنمنٹ سے یہ درخواست کی کہ ان کو یہ علاقہ خالی کر کے دیا جائے۔ سکھوں اور ہندوؤں کے کردار کا یہ فرق ہے کہ سکھ تو بزور شمشیر خود علاقہ خالی کروالیا کرتے تھے۔ ہندوؤں کا یہ مطالبہ تھا کہ پہلے خالی کراؤ پھر ہم جائیں گے۔ تو پرانے بنی اسرائیلیوں کی کچھ روایات ان میں ابھی تک زندہ ہیں۔ بہرحال انہوں نے حکومت سے یہ درخواست کی اور حکومت خاص طور پر ہندوؤں کا تو بہت ہی لحاظ کرتی تھی کہ ہمیں پہلے خالی کرا دو پھر ہم داخل ہوں گے۔ جب قادیان میں جماعت کو علم ہوا کہ کھارا کے احمدی اس وقت مشکل میں ہیں تو کچھ خدام سینوں پر اسلحہ باندھ کر ہماری مدد کو پہنچے۔ یعنی ولی محمد صاحب یہ واقعہ بیان کر رہے ہیں۔ سکھوں نے ان کی مزاحمت کی مگر خدام نے جرأت اور بہادری کے ساتھ سکھوں پر فائرنگ کی حتیٰ کہ گاؤں کا ایک حصہ سکھوں نے بالکل خالی کر دیا اور خدام گاؤں کے اندر داخل ہو گئے اور احمدیوں کو کہا کہ آپ لوگ سورج نکلنے سے پہلے پہلے قادیان چلے جائیں تب آپ لوگ بچ سکتے ہیں۔

چنانچہ اسی ہدایت پر ٹھیکیدار ولی محمد صاحب کے بزرگوں کے سوا سب احمدی سورج نکلنے سے پہلے قادیان چلے گئے مگر ٹھیکیدار ولی محمد صاحب کے بزرگ قائم رہے کہ نہیں ہم یہ جگہ چھوڑ کر نہیں جائیں گے۔ یہ گھرانہ چونکہ زمینداری کی وجہ سے مشہور تھا لہٰذا سکھوں کا خیال تھا کہ یہاں بہت زیادہ مال و دولت ہو گی۔ سکھوں نے جب اس گھر پر حملہ کیا تو اس حملے میں ٹھیکیدار ولی محمد صاحب کی والدہ محترمہ عالم بی بی صاحبہ' چچا چراغ دین صاحب' چچی جان بی بی صاحبہ' چچا کا بیٹا تین سالہ منور احمد اور چچا کی ایک بیٹی اور رشتے دار **محمد شریف آف قادر آباد** کو گھر پر ہی (قربان) کر دیا گیا۔ حملے کے وقت اگرچہ محمد رمضان صاحب اپنے تین سالہ پوتے کو ساتھ لے کر گھر سے نکلنے میں کامیاب تو ہو گئے مگر سکھوں نے پیچھا کر کے تالاب کے قریب ان کو گولی مار کر (راہ مولا میں قربان) کر دیا۔

اب ایک اور دوست **مکرم نیاز علی صاحب کھاریاں** کی (جانی قربانی) کا ذکر کرتا ہوں۔ مکرم خواجہ غلام نبی صاحب بلانوی بیان فرماتے ہیں کہ میرا ایک بچہ حمید احمد جو مرکز کی حفاظت کا فریضہ ادا کرنے والوں میں شامل تھا اور محلہ کی مخدوش حالت کی اطلاع پا کر اور یہ سن کر کہ سکھوں کے حملے کا بہت بڑا زور ہمارے مکان کے پاس ہے میری خبر معلوم کرنے کے لئے گھر آیا تھا اور ہم یہ دیکھ کر کہ قریب قریب کی عورتیں اور بچے جا چکے ہیں اپنے مکان سے نکلے اور بابو اکبر علی صاحب مرحوم کی کوٹھی میں پہنچے جہاں مرکزی حفاظت کرنے والے نوجوان مقیم تھے۔ میرے وہاں جانے کے تھوڑی دیر بعد انچارج صاحب کو اطلاع پہنچی کہ ایک مکان میں ابھی تک بہت سی عورتیں اور بچے محصور ہیں اور خطرہ لحظہ بہ لحظہ بڑھتا چلا جا رہا ہے ان کو بحفاظت نکالنے کا انتظام کیا جائے۔

اس پر انچارج صاحب نے نوجوانوں کو آواز دی اور وہ دوڑتے ہوئے آ کر ان کے گرد جمع ہو گئے اور جب انہیں بتایا گیا کہ فلاں مکان میں عورتیں اور بچے موجود ہیں ان کو نکال لائیں تو ایک لحظہ کے توقف کئے بغیر سارے کے سارے نوجوان جن کی تعداد پندرہ بیس سے زیادہ نہ تھی ملٹری اور سکھوں کی گولیوں اور سکھوں کی کرپانوں کا مقابلہ کرتے ہوئے محض لاٹھیاں لے کر دوڑ پڑے اور تھوڑی ہی دیر میں دو سو کے قریب عورتوں اور بچوں کو بحفاظت نکال لائے۔ **یہ بھی رعب کی نصرت کی ایک عجیب مثال ہے۔ ایک طرف فوج بھی تھی' پولیس بھی تھی' سکھ ہر قسم کے ہتھیاروں' رائفلوں' کرپانوں وغیرہ سے مسلح اور مقابل پر یہ پندرہ بیس صرف**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاٹھی بردار اور ان کو یہ توفیق مل گئی کہ ان کے حملے کو چیرتے ہوئے‘ ان کے جتھے کو چیرتے ہوئے بیچ میں سے رستہ بنایا اور محفوظ طریق پر عورتوں اور بچوں کو نکال لائے۔ کسی قسم کی کسی گھبراہٹ کا کوئی اظہار نہیں کیا۔

جب ہمارے مجاہد ان کو اپنی حفاظت میں بورڈنگ کی طرف لا رہے تھے تو موضع سے قادیان آنے والے رستے کے قریب جو محلّہ دار الرحمت اور محلّہ دار العلوم کے درمیان واقع ہے بہت سے مسلح سکھوں نے حملہ کرنے کی کوشش کی۔ یہ دیکھ کر ہمارے نوجوان جن کے پاس لاٹھیاں تھیں ان کے مقابلے پر ڈٹ گئے اور پھر اللہ تعالیٰ نے یہ معجزہ دکھایا کہ ان سکھوں کو توفیق نہ ملی ان کو مارنے کی۔ جب تک ملٹری اور پولیس والے وہاں نہ پہنچے۔ اس سے پہلے کئی سکھوں کو یہ پندرہ بیس نوجوان لاٹھیوں سے مار کے بھگا چکے تھے اور ہمارے نوجوانوں میں سے کسی کو خراش تک نہیں آئی تھی۔ خواتین اور بچوں کو نرغے سے نکالنے کے لئے جو مجاہدین اپنی جانیں ہتھیلی پر رکھ کر مردانہ وار آگے بڑھے تھے ان میں ایک مجاہد جو نہایت سنجیدہ نوجوان اور رضاکار بن کر قادیان کی حفاظت کی غرض سے کھاریاں ضلع گجرات سے آیا ہوا تھا اس کا نام نیاز علی تھا۔ نہ معلوم اپنے ساتھیوں سے کس طرح علیحدہ ہو گیا بعد میں معلوم ہوا کہ ملٹری نے نہایت سفاکی سے ان کو گولی کا نشانہ بنایا۔

اب یہ دیکھیں کتنا عظیم خدا تعالیٰ کی نصرت کا معجزہ ہے کہ پندرہ بیس لاٹھی بردار بغیر کسی رائفل کے جاتے ہیں اور سکھوں کے لشکر کے بیچ سے رستہ بناتے ہوئے‘ صفیں چیرتے ہوئے فوج اور پولیس کی گولیوں سے بے خوف پار اتر جاتے ہیں اور احمدی عورتوں اور بچوں کو نکال لانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں اور اس عرصہ میں ان کو خراش تک نہیں آتی جبکہ کئی سکھ جن کی تعداد معین نہیں وہ ان کی لاٹھیوں سے ہی مارے گئے۔ **تو یہ واقعات بتاتے ہیں کہ احمدیت کوئی مسیح موعود کا لگایا ہوا پودا نہیں یہ خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے جس کو اللہ نے آپ کے ہاتھ سے لگوایا ہے اور یہ پودا کبھی ناکام نہیں ہو سکتا۔ یہ لازماً بڑھے گا اور لازماً ہمیشہ ترقی کرتا چلا جائے گا اور دشمن کی پھونکیں اس روشن چراغ کو کبھی بجھا نہیں سکیں گی** جسے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی اور قرآن کی پیشگوئیوں کے مطابق اس زمانے میں روشن کیا گیا ہے۔

اب ایک (قربانی) **عبد المجید خان صاحب** کی ہے جن کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب مرحوم کے یہ ماموں تھے۔ آپ (بیت) اقصیٰ قادیان میں قرآن کریم کی کلاس لیا کرتے تھے۔ مرحوم تقسیم ملک کے بعد دوبارہ قادیان گئے۔ اس وقت آپ پاکستان کی فوج کے ملازم تھے۔ انہوں نے چاہا کہ میں اپنے والدین کو جا کر لے آؤں۔ بہت دلیر تھے۔ لوگوں نے منع بھی کیا مگر وردی پہن کر عازم سفر ہو گئے۔ آپ کے جانے سے تھوڑی دیر بعد ایک آدمی آیا اور اس نے کہا وہاں پر ایک نوجوان کا سر پڑا ہوا ہے جب تحقیق کی گئی وہ تو عبد المجید خان صاحب کا سر تھا جو کھارا سے نکلتے ہی (قربان) کر دیئے گئے تھے۔

ایک (جانی قربانی) **مکرم بدر دین صاحب‘ ان کی اہلیہ گلاب بی بی صاحبہ اور ان کے بیٹے محمد اسماعیل** کی ہے۔ مکرم بدر دین صاحب قادیان کے قریبی گاؤں سیکھواں کے رہنے والے تھے۔ پیدائشی احمدی تھے۔ ہر جمعہ باقاعدگی سے قادیان پیدل جا کر پڑھتے تھے۔ آپ کی اہلیہ مکرمہ گلاب بی بی صاحبہ بھی پیدائشی احمدی تھیں۔ آپ احمدیت کی خاطر ہر مشکل کو برداشت کرنے والی تھیں۔ آپ کے بیٹے محمد اسماعیل صاحب نے والدین کی تربیت سے صالح ہونے کا مقام حاصل کیا تھا۔ بہت نیک انسان تھے۔ یہ بھی ہر جمعہ قادیان جایا کرتے تھے اور حفاظت مرکز کی ڈیوٹی بڑے شوق سے کرتے تھے۔

واقعہ (قربانی) تقسیم ملک کے اعلان کے بعد گاؤں کے اکثر احمدی قادیان منتقل ہو چکے تھے لیکن ابھی گاؤں کلیتہً نہیں چھوڑا تھا اچانک سکھوں نے گاؤں پر ہلہ بول دیا اور مسلمانوں کے گھروں پر قبضہ کر لیا اور ان کو گاؤں چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔ مکرم ابراہیم صاحب بیان کرتے ہیں کہ میرے والد بدر دین صاحب والدہ گلاب بی بی صاحبہ اور بھائی اسماعیل صاحب گاؤں سے ایک قافلے کے ساتھ قادیان آرہے تھے کہ قافلے پر سکھوں نے حملہ کر دیا۔ میں خود اس قافلے میں شامل تھا۔ وہاں پر میرے والد‘ والدہ اور بھائی اسماعیل کو (قربان) کر دیا گیا۔ حملہ کے وقت مجھے میرے والد صاحب نے اشارہ کیا کہ بھاگ جاؤ یعنی اپنے نکلنے کی وجہ یہ بیان کر رہے ہیں کسی بزدلی کی وجہ سے نہیں گیا تھا‘ والد کی اطاعت میں گیا ہوں۔ کیونکہ وہ سمجھ گئے تھے کہ ان کا بچنا محال ہے پس غالباً اپنی نسل کو جاری رکھنے کی تمنا پوری کرنے کی خاطر انہوں نے اشارہ کیا کہ تم نکل جاؤ اور اللہ تعالیٰ نے ان کو توفیق دی کہ اس حملے کے باوجود اس گھیرے سے باہر آ گئے اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے بچ گئے۔ مگر اثر یہ تھا کہ بدحواس ہو چکے تھے‘ کوئی ہوش نہیں رہی تھی‘ میں کون ہوں‘ کہاں سے آیا ہوں‘ کیا ہوا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مرحوم (-) باپ کی خواہش کو پورا کرنا تھا اور نسل کو جاری رکھنا تھا چنانچہ کچھ دوستوں کو ان کا علم ہوا یعنی بھٹکتے بھٹکتے پھرتے ہوئے بعض احمدی دوستوں کی نظر میں آ گئے اور وہ ان کو پکڑ کے قادیان لے آئے اور جہاں تک (قربان ہونے والوں) کا تعلق ہے کچھ عرصے کے بعد احباب ان کے اشارے پر وہاں پہنچے اور ان کی لاشوں کو وہاں دفن کر دیا۔

اب آخری ذکر **مکرم عبد الرحمان صاحب** (-) کا ہے۔ یعنی اس سلسلہ میں جو (جانی قربانیاں) ہوئی ہیں قادیان میں تقسیم کے وقت ان (-) میں یہ آخری ذکر میں کر رہا ہوں اس کے بعد یہ تذکرہ ابھی لمبا ہے اور بہت دیر چلتا رہے گا۔ ابھی تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے زمانے کی (قربانیوں) کا دور ہے بہت عظیم دور ہے۔ پھر اس عاجز کے زمانے میں خدا تعالیٰ نے جو بعض لوگوں کو (قربان) ہونے کی توفیق بھی دی ان کا بھی ذکر ہو گا تو یہ سلسلہ اللہ بہتر جانتا ہے کب تک چلے گا۔ ہو سکتا ہے جلسہ سالانہ تک یہ خطبات کا سلسلہ اسی طرح جاری رہے اور اس کے نتیجہ میں انشاء اللہ تعالیٰ جو معلومات اکٹھی ہوں گی ان کے علاوہ جو (قربان ہونے والوں) کے خاندان ہیں خصوصاً ان کے دل میں اپنے ماں باپ کی قربانیاں احمدیت کے ساتھ ایک غیر معمولی وابستگی پیدا کر دیں گی‘ وابستگی ہے تو اس وابستگی کو اور بھی چمکا دیں گی۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ (قربانیوں) کا یہ سلسلہ‘ سلسلہ وار آگے بڑھتا رہے گا اور اگلی صدی تک ان کی یادیں اور (قربان ہونے والے) بھی پیدا کرتی رہیں گی۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ یہ سلسلہ (قربان ہونے والوں) کے ذکر کا چلا ہے یہ بہت بابرکت ثابت ہو گا۔

کیپٹن نور احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ عبد الرحمان صاحب (-) پیرو شاہ کے رہنے والے تھے اور فوج میں حوالدار تھے اور بڑے بہادر تھے۔ ہماری ملاقات حفاظت مرکز کے سلسلے میں قادیان میں ہوئی۔ واقعہ (قربانی) یہ ہے کہ کیپٹن صاحب موصوف بیان کرتے ہیں کہ ہمیں کسی شخص نے تلونڈی جھنگلاں میں یہ اطلاع دی کہ دھوپ سڑی میں ہم نے کنوئیں میں تھری ناٹ تھری کی رائفل پھینک دی ہے۔ ان حالات میں اس زمانے میں تھری ناٹ تھری کی رائفل کی احمدیوں کے نزدیک بڑی قدر تھی کیونکہ دشمنوں نے تو مشہور کیا تھا کہ بے انتہا اسلحہ ہے لیکن بہت معمولی اسلحہ تھا۔ ایک تھری ناٹ تھری رائفل کے لئے مجاہد جان دینے کے لئے تیار بیٹھے تھے کیونکہ اس رائفل کے ذریعے کئی لوگوں کی جانیں بچائی جا سکتی تھیں۔ تو مکرم کیپٹن شیر ولی صاحب نے کیپٹن نور محمد صاحب کے بیان کے مطابق مجھے پانچ آدمیوں کے ہمراہ بھیج دیا کہ آپ لوگ جا کر رائفل تلاش کر لائیں۔ جب ہم وہاں پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ کنوئیں کے ساتھ رسی نہیں ہے جس کے ذریعہ سے کنوئیں میں اترا جاوے۔ میں نے کسی چیز کو تلاش کرنے کی کوشش کی اور کنوئیں میں چھلانگ لگا دی۔ چھلانگ لگاتے ہی میری پشت میں ایک برچھی دھنس گئی۔ مجھے بہت زیادہ تکلیف ہوئی لیکن میں نے اس کی پروا کئے بغیر کنوئیں میں غوطہ لگایا لیکن کنوئیں میں کوئی رائفل نہیں تھی۔ ایک غلط اطلاع تھی یا کسی نے دیکھ لیا ہو گا رائفل پھینکتے ہوئے اور ان کے پہنچنے سے پہلے نکال لی۔ صرف تین چار برچھیاں تھیں جن میں سے ایک برچھی نے ان کو زخمی کیا۔ واپسی راجن پور کے قریب ہم نے دیکھا کہ کچھ سکھ وہاں سے نکل رہے ہیں۔ ہم پرواہ کئے بغیر آگے بڑھ گئے لیکن عبد الرحمٰن صاحب حوالدار پیچھے ہی رہ گئے۔ جب سکھوں نے دیکھا تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھاگ کر آئے اور موقع پر ہی عبدالرحمان صاحب کو (قربان) کر دیا۔ ہمیں اس واقعہ کی اطلاع بعد میں ملی۔ ہم جب تلونڈی جھنگلاں پہنچے تو پیچھے سے آنے والے کسی آدمی نے ہمیں بتایا کہ عبدالرحمٰن کو سکھوں نے مار دیا ہے اور لاش کماد میں پھینک دی ہے یعنی گنے کے کھیت میں۔ ہم لوگ وہیں سے جائے واردات کی طرف لوٹے اور عبدالرحمٰن کی لاش کو حفاظت سے واپس لے آئے۔

تو یہ روح تھی جو اس زمانے میں کارفرما تھی۔ عظیم بہادری کے نمونے دکھائے ہیں مجاہدین نے۔ اور امر واقعہ یہ ہے کہ **آپ تلاش کر کے دیکھیں تاریخ میں (۔) اولین تاریخ کے سوا آپ کو اس قسم کی بیباک (۔) قربانیوں کے واقعات اور نظر نہیں آئیں گے۔** میں امید رکھتا ہوں کہ آپ لوگ ان واقعات کی یادوں کو ہمیشہ اپنے دل کی دنیا میں آباد رکھیں گے اور آپ کے دل کی دنیا ان واقعات کی یاد سے جگمگاتی رہے گی اور انہی میں سے 'انہی لوگوں میں سے جن کے دلوں میں یہ یادیں وابستہ ہیں آسمان احمدیت پر چمکنے والے ستارے بھی پیدا ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 2 جولائی 1999ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

بدھ 11۔ اگست 1999ء

1-05 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس۔
3-00 a.m. تقریر۔
4-05 a.m. تلاوت۔ تاریخ احمدیت۔ خبریں۔
5-15 a.m. لقاء مع العرب
6-20 a.m. خطبہ جمعہ۔ 89-8-25
7-20 a.m. اردو کلاس۔
8-45 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس۔
10-05 a.m. تلاوت۔ تاریخ احمدیت۔ خبریں۔
11-15 a.m. سواحیلی سروس۔ خطبہ جمعہ۔
12-45 p.m. لقاء مع العرب۔
1-50 p.m. اردو کلاس۔
2-50 p.m. انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
5-10 p.m. مجلس سوال و جواب۔
6-05 p.m. بنگالی سروس۔
7-10 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس۔
8-55 p.m. جرمن سروس۔
10-05 p.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔
10-20 p.m. اردو کلاس۔
11-25 p.m. لقاء مع العرب۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

جمعرات 12۔ اگست 1999ء

1-45 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس۔
3-30 a.m. سیرت رفقاء۔
4-05 a.m. تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں۔
5-25 a.m. لقاء مع العرب
6-25 a.m. کینیڈین ہورائزن۔
7-20 a.m. اردو کلاس۔
8-55 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس۔
10-05 a.m. تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں۔
11-20 a.m. سندھی سروس۔ خطبہ جمعہ۔
12-45 p.m. لقاء مع العرب۔
1-50 p.m. اردو کلاس۔
2-55 p.m. انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
5-05 p.m. تبرکات۔ تقریر حضرت مولانا ابو العطاء صاحب
6-05 p.m. بنگالی سروس۔
7-05 p.m. ہومیو پیتھی کلاس۔
8-55 p.m. جرمن سروس۔
10-05 p.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری محمد علی صاحب وکیل التصنیف تحریک جدید چند دنوں سے علیل ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم کلیم احمد صاحب طاہر مربی سلسلہ وکالت وقف نو کی ایک ٹانگ کا آپریشن مورخہ 6۔ اگست کو الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں ہو گیا ہے۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے آپریشن کے بعد کی جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور اس خادم سلسلہ کو شفا کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (وکیل وقف نو)

○ مکرم رانا محمد اعجاز علی صاحب (صدر محلہ ناصر آباد غربی) تقریباً چھ ماہ سے گردوں کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم مبارک احمد صاحب بسرا مربی سلسلہ کے والد مکرم چوہدری غلام رسول صاحب بسرا صدر جماعت راؤ کے ضلع نارووال ان دنوں شدید طور پر علیل ہیں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم رانا غلام مصطفیٰ منصور صاحب مربی سلسلہ ٹھروہ ضلع سیالکوٹ کا بیٹا رانا خالد ولید عمر پونے دو سال واقف نو چند دن سے شدید بیمار ہے خون کی کمی ہو گئی تھی۔ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے۔ بچے کی شفایابی کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

○ عزیز عطاء الحئی ولد ملک منیر احمد بشیر آباد چھنیاں بعمر 11 ماہ جو کہ وقف نو میں شامل ہے۔ یکم اگست کو جسم پر گرم دودھ گرنے سے جھلس گیا ہے۔ بچے کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم کاشف رفیق چوہدری صاحب کی والدہ محترمہ بشیراں رفیق صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری محمد رفیق اٹھوال صاحب دارالعلوم شرقی کے پیٹ کا اپریشن ہوا تھا پیٹ میں تکلیف ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

گمشدہ لاکٹ

○ دارالرحمت شرقی ریلوے روڈ سے دارالبرکات جاتے ہوئے ایک عدد لاکٹ (سونا) کہیں گر گیا ہے۔ جس کسی کو ملے براہ کرم دفتر صدر عمومی یا بر مکان چوہدری عزیز احمد صاحب مکان نمبر 13/20 دارالرحمت شرقی ریلوے روڈ ربوہ کو پہنچا دیں۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

بھارت کا تازہ واویلا

بھارتی وزیر اعظم نے نئی دہلی میں خطاب میں کہا ہے مذاکرات کے لئے ماحول پیدا کرنا ہو گا۔ گن پوائنٹ سے کوئی طاقت ہمیں مذاکرات پر مجبور نہیں کر سکتی۔ ادھر بھارتی حکام نے واویلا شروع کر دیا ہے کہ مزید سینکڑوں مجاہدین کشمیر میں داخل ہو گئے ہیں۔ یہ مجاہدین پوری طرح مسلح ہیں۔ اور حالیہ چند ہفتوں میں کشمیر میں داخل ہو گئے ہیں۔ مقبوضہ کشمیر کے پولیس چیف گوربچن سنگھ نے بتایا ہے کہ کشمیر میں اس وقت ساڑھے تین ہزار مجاہدین پھیلے ہوئے ہیں جن میں سے ڈیڑھ ہزار غیر ملکی ہیں۔ غیر ملکیوں میں زیادہ تر پڑوسی ممالک پاکستان اور افغانستان سے تعلق رکھتے ہیں۔

کابل بچانے کی کوششیں

طالبان نے کابل کو بچانے کے لئے انتظامات تیز کر دیئے ہیں۔ شمالی اتحاد کے احمد شاہ مسعود کی فوجوں نے کئی شہروں پر دوبارہ قبضہ کر کے کابل کے شمال کی طرف پیش قدمی شروع کر دی ہے۔

طالبان نے ٹینکوں اور بکتربند گاڑیوں کی کمک بھیج دی ہے۔ تاجکستان کے قریب افغانستان کی شمالی سرحد پر لڑائی تیز ہو گئی تالقان کے علاقے پر طالبان کا حملہ پسپا کر دیا گیا۔

کلنٹن الگور کی حمایت میں

امریکی صدر کلنٹن نے اپنے نائب صدر الگور کی صدارت کے لئے انتخابی مہم میں حصہ لینا شروع کر دیا ہے۔

افغان جنگ میں پاکستانی شریک نہ ہوں

پاکستان نے پاک افغان سرحد پر غیر قانونی آمدورفت کے خاتمہ کے لئے فضائی پیٹرولنگ شروع کر دی ہے۔ تاکہ افغان گروپوں کے اندرونی جنگ میں کوئی پاکستانی گروپ شریک نہ ہو سکے۔

اسامہ کا پیچھا نہیں چھوڑیں گے

امریکہ نے کہا ہے کہ کینیا اور تنزانیہ میں بم دھماکوں کے ملزمان کو سزا دیئے بغیر چین سے نہیں بیٹھیں گے۔

بیرون ممالک کے خصوصی رعایتی ٹکٹ اور سفری معلومات کیلئے ہماری مستعد خدمات آپ کیلئے ہر وقت حاضر ہیں
آپ کی خدمت ہمارا نصب العین
حبیب ایکسپریس انٹرنیشنل
فون دفتر 061-275757 275738
A-3 بیول پلازہ۔ فضل الحق روڈ۔ بلیو ایریا اسلام آباد

A Leading Name in Screen Printing
KHAN NAME PLATES
NAMEPLATES, STICKERS, MONOGRAMS, CLOCK DIALS, SHIELDS AND ALL TYPES OF REQUIRED SCREEN PRINTING (ON CUSTOMER'S DEMAND)
LAHORE, Ph: 5150862-844862

احباب جماعت احمدیہ کیلئے سستا اور معیاری پیکیج 4000 روپے میں 8 فٹ ڈش کیساتھ مکمل برائے احمدیہ چینل حاصل کریں۔
نواز سیٹلائٹ
پروپرائٹر شوکت ریاض قریشی
فیصل مارکیٹ 3 ہال روڈ لاہور-5400
فون 7351722

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 9 اگست- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 30 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 39 درجے سنٹی گریڈ
10-اگست- غروب آفتاب- 7-00
11-اگست- طلوع فجر- 3-57
11-اگست- طلوع آفتاب 5-28

اقوام متحدہ میں پاک بھارت مذاکرات کی تجویز

بھارت میں متعین پاکستانی ہائی کمشنر اشرف جہانگیر قاضی نے تجویز پیش کی ہے کہ کشمیر سے متعلق حالیہ تنازعہ کے بعد دونوں ملکوں کے رہنماؤں کو اگلے ماہ نیویارک میں ہونے والے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس کے موقع پر آپس میں ملاقات کرنی چاہئے۔ انہوں نے بھارت کی طرف سے پاکستان کے ساتھ مذاکرات کے لئے پیشگی شرط عائد کرنے کو تعلقات معمول پر لانے کے عمل میں رکاوٹ قرار دیا۔

بات چیت نئی حکومت سے ہوگی

وزیر خارجہ سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ کشمیر کے بارے میں بامقصد مذاکرات اب بھارت کی اگلی حکومت سے ہی ہونگے۔ وائس آف امریکہ کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کنٹرول لائن کھول کر 5 سال کے بعد الیکشن کروا دیئے جائیں۔ اس تجویز پر بات ہو سکتی ہے۔ کنٹرول لائن کو مستقل کرنا کسی حل کی بنیاد نہیں۔ یہ کشمیریوں کے لئے ناقابل قبول ہے۔ پاکستان کو امریکہ یا بھارت کی جانب سے ایسی کوئی تجویز نہیں ملی۔ نہ ابھی وقت ہے۔

غریبوں کے مسائل الجھانے والے

وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے غریبوں کے مسائل الجھانے والے افسروں کو گھر بھجوا دیں گے۔ ایسے لوگوں کو سیٹوں پر بیٹھنے کا کوئی حق نہیں۔ اگر حالات اجازت دیں تو عوام کو ان کے گھروں میں بجلی کے بل ہی نہ بھیجوں۔ وزیر اعظم کے شکایت سیل کے انچارج نے کہا کہ کرپٹ اور نااہل افسروں کی فہرستیں تیار ہو گئی ہیں انہیں فارغ کر کے پڑھے لکھے، ایماندار، بے روزگار افراد کو انکی جگہ بٹھائیں گے۔

وسیم، سلیم اور اعجاز پر تاحیات پابندی کی سفارش

احتساب بیورو نے اپنی تازہ ترین رپورٹ میں جو صدر مملکت کو بھجوائی گئی ہے کہا ہے کہ جوئے کے ٹھوس شواہد مل گئے ہیں۔ لہٰذا کپتان وسیم اکرم، سٹار بیٹسمین سلیم ملک اور اعجاز احمد پر تاحیات پابندی کی سفارش کی گئی ہے تینوں معطل شدہ کھلاڑی احتساب بیورو کو اپنے اثاثوں کی مکمل تفصیلات فراہم کرنے میں ناکام رہے۔

بھارتی فوجی کیمپ تباہ

مجاہدین کشمیر نے ایک بھارتی فوجی کیمپ پر حملہ کر کے کیمپ کو تباہ کر دیا۔ مجاہدین نے کپواڑہ میں 68 ویں ماؤنٹین بریگیڈ پر راکٹوں سے حملہ کر دیا اور بیرک تباہ کر دی۔ بھارتی وزارت دفاع نے دعویٰ کیا ہے کہ پاک فوج نے کرشنا گھاٹی اور بھمبر گلی میں بھارتی پوسٹ کو مارٹر گولوں اور راکٹوں سے نشانہ بنایا۔ جوابی گولہ باری سے 2 پاکستانی مورچے تباہ ہو گئے۔

لاہور میں آزادی واک

لاہور میں فیصل چوک سے ریس کورس پارک تک آزادی واک میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ اس میں خواتین اور بچے بھی شامل تھے۔ واک کے اختتام پر ریس کورس پارک میں موسیقی کی محفل منعقد ہوئی۔

اسحاق ڈار کی کارکردگی؟

قومی اسمبلی کے رکن اعجاز الحق نے وزیر خزانہ اسحاق ڈار کی کارکردگی پر سخت تنقید کی ہے۔ انہیں عام آدمی کی حالت کا پتہ نہیں۔ پیپلز پارٹی کے دور میں 4 ہزار صنعتی یونٹ بند ہوئے آج 950 بڑے کارخانے اور ہزاروں چھوٹے یونٹ بند پڑے ہیں۔

سورج کے ساتھ حکومت کو گرہن

محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ 11- اگست کو سورج کے ساتھ حکومت کو بھی گرہن لگ جائے گا۔ نواز شریف ہٹ دھرمی سے باز نہ آئے تو ملک میں افغانستان جیسے حالات پیدا ہو جائیں گے۔ حکمران ملک کو ڈکٹیٹر شپ کے اندھیروں میں پہنچانا چاہتے ہیں۔ حکومت پریس کونسل بنا کر پریس کی آزادی سلب کرنا چاہتی ہے جو انسانی حقوق کی واضح خلاف ورزی ہے۔ عوام ملک میں جمہوری حکومت کے قیام آزاد عدلیہ اور پریس کی آزادی کے لئے اٹھ کھڑے ہوں۔ پاکستان کو بچانا ہے تو نواز شریف کو ہٹانا ہو گا۔

پنجاب کے شہروں میں سیلاب

سیالکوٹ کے نالہ ایک نے تباہی مچا دی ہفتہ کی شب نالہ بھرنے سے پانی موترہ کے علاقے میں پھیل گیا جس سے اگوکی اور سیالکوٹ کے متعدد علاقے زیر آب آ گئے۔ دریائے چناب منادر توی، راوی، نالہ ایک، ڈیک، ملکھو اور بسنتر میں پانی کی سطح بلند ہو رہی ہے۔ مرالہ کے مقام پر درمیانے درجہ کا سیلاب ہے۔ دریائے راوی کا پانی شکر گڑھ اور نارووال میں داخل ہو رہا ہے۔

الخالد ٹینکوں کی پیداوار شروع

پاکستان نے چین کی مدد سے الخالد ٹینک کی تیاری شروع کر دی ہے۔ دنیا کے جدید ترین ایم بی ٹی اور الخالد ٹینک کی رینج 400 کلومیٹر ہے۔ آٹو ٹریکنگ سسٹم کے ذریعہ گن کو درست نشانے پر رکھنے کی صلاحیت ہو گی۔ ہیلی کاپٹر شکن ہتھیار کا کام بھی دے گا۔ گولے فائر کرنے کی رفتار 8 راؤنڈ فی منٹ ہے۔ تھرمل نائٹ ورژن کی بدولت رات کے اندھیرے میں بھی جنگ جاری رکھی جا سکتی ہے۔

الطاف ممتاز اتفاق

حقوق کے لئے مشترکہ پلیٹ فارم پر ایم کیو ایم کے الطاف حسین اور سندھ کے قوم پرست لیڈر ممتاز بھٹو نے اتفاق کر لیا ہے۔ ممتاز بھٹو نے الطاف حسین کو فون کیا اور کہا کہ سندھ کے شہری اور دیہی عوام کے لئے مل جل کر جدوجہد کریں گے۔

گرہن کے سامنے مون سون کے بادل

11- اگست کو مون سون کے بادل گرہن کے آگے دیوار بن جائیں گے۔ 11- اگست کو بھارتی ریاست گجرات اور مغربی بنگال کے شہر کلکتہ میں آسمان پر سیاہ بادل چھائے رہنے کا امکان ہے۔ کراچی کی بندرگاہ پر بھی بادل ہونے کی وجہ سے لاکھوں افراد مکمل نظارے سے محروم رہیں گے۔

8- بجے رات کے بعد دکانیں بند

لاہور میں گلبرگ، مال روڈ، لبرٹی اور کینٹ سمیت شہر بھر میں رات 8 بجے کے بعد دکانیں کھلی رکھنے پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ خلاف ورزی کرنے والوں کو جرمانہ اور 6 ماہ کی سزا دی جائے گی۔ میڈیکل سٹور، ہوٹل، ریسٹورنٹ، مٹھائی اور بیکری کی دکانوں پر پابندی کا اطلاق نہیں ہو گا۔

بینظیر اگلے ماہ آئیں گی

سابق وزیر اعظم بینظیر بھٹو نے وطن واپس آنے کا فیصلہ کر لیا ہے مصدقہ ذرائع نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ ستمبر کے پہلے ہفتے کے اختتام تک وطن واپس آ جائیں گی۔

متحدہ کے افراد کی گرفتاری

کراچی میں متحدہ کے کئی افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اہم شخصیات کو قتل کرنے کے منصوبے کا انکشاف ہوا ہے۔ ملزموں نے یوم آزادی کی تقریبات کو سبوتاژ کرنے اور کراچی کو پاکستان سے الگ کرنے کے منصوبے کا بھی انکشاف کیا۔

تربیلا ڈیم کو خطرہ

ماہرین نے کہا ہے کہ جنگی بنیادوں پر بعض اقدامات کرنے سے تربیلا ڈیم کی زندگی 2040ء تک بڑھائی جا سکتی ہے۔ اب تک جھیل میں ذخیرہ کرنے کی گنجائش میں 16 سے 22 فیصد تک کی آ چکی ہے۔

اسامہ کے بدلے ایک لاکھ امریکی

جمعیت علمائے اسلام کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل عبدالرحمان مروت نے سرحد کے شہر ٹانک میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسامہ کے بدلے ایک لاکھ امریکیوں کو قتل کریں گے۔

امراض جلد اور ہر قسم کی بیماریوں کا علاج کیا جاتا ہے۔
ڈاکٹر مبین الحق خان- فزیشن و ماہر امراض جلد
اوقات مشورہ- صبح و شام- کلینک دار الصدر جنوبی ربوہ

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
پیچ
ریلوے روڈ گلی نمبر 1
جیولرز اینڈ بوتیک
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات اب چنیوٹ کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز شوروم ربوہ
فون شوروم چنیوٹ 04942-3171 04524-510

داخلہ جاری
میٹرک پاس طلباء و طالبات کیلئے
الیکٹرو ہومیو پیتھی کا ایک سالہ ڈپلومہ کورس
تعلیم بطرز علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی بذریعہ ڈاک
پراسپیکٹس دفتر سے یا -/35 روپے منی آرڈر بھیج کر بذریعہ ڈاک منگوائیں۔
النور الیکٹرو ہومیو پیتھک میڈیکل کالج اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ
ملنے کا پتہ الحاق شدہ: دی اوپن انٹرنیشنل یونیورسٹی فار کمپلیمنٹری میڈیسنز، کولمبو- سری لنکا
ہیڈ آفس 603/A، پیپلز کالونی نمبر 2، فیصل آباد، فون 041-44384

ربوہ کے گردونواح اور ربوہ کے ہر محلہ میں پلاٹ مکان زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کے لئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ) ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے) ربوہ
فون آفس- 212764، گھر 211379